OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

اسلام معاونت کے تصور اور لفظ معاون کے مترادفات ومصداقات کا تحقیقی مطالعہ

The Concept of Assistance in Islam: A Study of the Term Muʿāwin, its Synonyms, and Instances

Dr. Aftab Ahmad
Assistant Professor, Islamic Studies, SBB University Sheringal, Dir Upper KP (PAK).

Dr. Ilyas Ahmad
Lecturer, Islamic Studies, SBB University, Sheringal, Dir Upper KP (PAK).

Mr. Junaid Hussain
PhD Research Scholar, Abdul Wali Khan University Mardan, KP (PAK).

Received on: 03-07-2025 Accepted on: 04-08-2025

Abstract

This study explores the Islamic concept of assistance (Mu'āwanat) in religious matters. Islam, being the only divinely accepted and salvific religion, has been the faith of all prophets from Adam (A.S.) to Muhammad (ﷺ). The propagation and promotion of Islam were carried out through this sacred chain of prophets, and after the Prophet Muhammad (ﷺ), this responsibility was entrusted to the Muslim Ummah. The research highlights the Qur'anic and Prophetic perspectives on mutual help and cooperation in spreading the message of Islam. It also examines various synonymous terms used for "assistant" in the Qur'an and Hadith, such as Sahabi, Hawari, and Nasir, as explained by classical commentators. The study, conducted through a qualitative and descriptive approach, concludes that Islam permits assistance only in lawful and righteous causes.

Keywords: Research Study, Synonyms .Embodiments, Mu'āwin, Islamic, Exegetical, Literature

تمہید:

زیرِ نظر تحقیق میں اسلام میں معاونت کے تصور، اس کی شرعی بنیادوں اور لفظ "معاون" کے مختلف مترادفات ومصداقات کا جامع جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ میں باہمی تعاون، نصرت، تائید اور مدد کو دینی واخلاقی فریضہ قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ یہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ہو۔ قرآن وسنت نے "معاون" کے لیے متعدد الفاظ جیسے نصیر، حواری، ظہیر اور مؤازر وغیرہ استعمال کیے ہیں جو دین کی خدمت، حق کی حمایت اور باطل کے رد میں مدد کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتے ہیں۔ تحقیق میں بیانیہ وتجزیاتی اسلوب اختیار کیا گیا ہے جس سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ اسلام میں معاونت صرف عملی یا مادی مدد تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک ایمانی، اخلاقی اور اجتماعی فریضہ ہے۔ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں صحابی، حواری اور ناصر جیسے مترادف الفاظ معاونت کے مفہوم کو واضح کرتے ہیں، جبکہ اسلام معاونت کو صرف

جائز، نیک اور تقویٰ پر مبنی امور تک محدود رکھتا ہے۔

تعاون و معاونت کا اسلامی تصور قرآن و سنت کی روشنی میں:

قرآن مجید نے باہم نصرت و مدد اور اعانت کے لئے بنیادی تصور یہ دیا ہے کہ شریعت کی نظر میں وہی نصرت و اعانت معتبر ہے جو جائز امور میں ہو، ناجائز امور میں نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: " {وتعاونوا على البرّ والتّقوى ولا تعاونوا على الإثم والعدوان}. [1] «{وتعاونوا على البرّ والتّقوى }:». "یعنی نیکی اور پرہیزگاری کے امور میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔ بِر سے مراد ہر وہ عمل ہے جس کے کرنے کا حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اور تقویٰ سے مراد ہر اس عمل سے بچنا ہے، جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے۔[2]«" {ولا تعاونوا على الإثم والعدوان} "یعنی مدد نہ کرو باہم ایک دوسرے کے ساتھ نہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں۔ اثم کا مطلب ہے ماموارت کا چھوڑنا اور عدوان کا مطلب ہے منہیات کا ارتکاب کرنا۔[3] اس آیت میں اس کا ثبوت ہے کہ ظالموں اور فاسقوں کا ساتھ دینا ناجائز ہے۔[4]

اسی طرح ظالم و فاسق کے ساتھ بھی معاونت قرآن مجید نے ممنوع قرار دیا ہے۔

امام قرطبیؒ نے آیتِ کریمہ: " {فلن أكون ظهيرا للمجرمين} "[5] کی تفسیر میں لکھا ہے: " قال ابن عبّاس: فلم يستثن فابتلي------ على أنه لا يجوز معاونة الظلمة والفسقة. قال عطاء: فلا يحل لأحد أن يعين ظالما، ولا يكتب له، ولا يصحبه، وأنه إن فعل شيئا من ذلك فقد صار معينا للظالمين. ""[6] کہ ابن عباسؓ کے مطابق موسیٰ علیہ السلام نے جب پہلی مرتبہ ایک شخص کی حمایت کی تو کوئی استثناء نہ کیا، اس لیے دوبارہ آزمائش میں مبتلا ہوئے، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ ابن عباسؓ نے اس سے نصیحت دیتے ہوئے فرمایا کہ کوئی مومن شخص ظالموں یا مجرموں کی مدد نہ کرے، کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ ان ظالموں کی مدد اس کے خلاف کرے گا۔ امام قرطبیؒ نے اسی موقع پر تابعی عالم عطاء بن ابی رباحؒ کا قول نقل کیا ہے کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ظالم کی مدد کرے، نہ اس کے لیے لکھے، نہ اس کے ساتھ رہے، اور اگر وہ ایسا کرے تو ظالموں کا مددگار شمار ہوگا۔

امام قرطبیؒ کی یہ تفسیر واضح کرتی ہے کہ ظلم میں کسی بھی درجے میں معاونت، خواہ قول، فعل یا صحبت کے ذریعے ہو، ناجائز اور گناہ ہے۔ قرآن کریم کا یہ اصول اہلِ ایمان کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ظالموں سے کسی بھی قسم کی وابستگی سے بچیں اور عدل و حق کے قیام میں اپنا کردار ادا کریں۔ اسلامی تعلیمات میں "تعاون "یعنی باہمی مدد و معاونت ایک بنیادی سماجی قدر ہے۔ تاہم اسلام نے اس قدر کو اندھادھند نہیں اپنایا بلکہ اسے اخلاقی اصولوں سے مشروط کیا ہے۔ "فلا تتناجوا بالإثم والعدوان "[7] تفسیر سمرقندیؒ میں اس آیت کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی اکرمؐ جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو منافقین آپس میں سرگوشیاں کر کے مؤمنوں کو رنجیدہ کرنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلص مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ وہ ایسی سرگوشیوں اور سازشوں سے اجتناب کریں جو ظلم، عداوت یا گناہ پر مبنی ہوں۔[8] یوں قرآن نے یہ اصول قائم کیا کہ تعاون اگر خیر، عدل اور اصلاح کے لیے ہو تو عبادت کے درجے تک پہنچ جاتا ہے، لیکن اگر وہ ظلم یا فتنہ کے لیے ہو تو گناہ بن جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر بھی ظالموں کی طرف میلان سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے": ﴿وَلَا تَرْكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ

فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ﴾ [9] " اس تناظر میں، معاونتِ ظلم صرف ظاہری شرکت نہیں بلکہ ہر وہ عمل، رضا، یا سہولت ہے جو ظلم کو ممکن یا مضبوط بنائے۔ اس تعلیم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عدل کے قیام کے لیے صرف ظلم نہ کرنا کافی نہیں، بلکہ ظالم کے ہر طرح کے تعاون سے اجتناب بھی ایمانی تقاضا ہے۔

امام قشیریؒ نے اس آیت "وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا" ترجمہ: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو، کی تفسیر میں فرمایا کہ ظالموں کی طرف کسی بھی درجے کا میلان یا معاونت حرام ہے۔ ان کے بقول، نہ ان کے اعمال کرو، نہ ان پر راضی ہو، نہ ان کی تعریف کرو، نہ ان کے حرام مال سے کچھ لو، نہ دل سے ان سے انس رکھو اور نہ ان کے ساتھ میل جول بڑھاؤ۔ یہ سب ''رکون ''یعنی جھکاؤ کے مفہوم میں شامل ہے۔

امام قشیریؒ کے نزدیک اسلام میں ظالموں کی مدد یا خاموش تائید بھی گناہ ہے، اور مومن پر لازم ہے کہ وہ ہر حال میں ظلم سے بیزاری اور حق کی حمایت اختیار کرے۔ [10]

اسلام میں ظلم کی معاونت کا تصور: ایک اخلاقی و شرعی تنبیہ

اسلامی تعلیمات میں ظلم صرف براہِ راست کرنے والے کے لیے ہی نہیں، بلکہ اس کے مددگار، معاون، اور خاموش تماشائی کے لیے بھی سخت وعید کا باعث ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی روایت میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی پکارے گا: ''کہاں ہیں ظالم، ظالموں کے مددگار اور ان کے ساتھی، حتیٰ کہ وہ شخص بھی جس نے ان کے لیے قلم دوات تیار کی ہو۔'' [11] یہ روایت اسلام کے اس بنیادی اصول کو واضح کرتی ہے کہ ظلم کے نظام کو سہارا دینے یا اس کی تائید کرنے والا شخص بھی اخلاقی و شرعی ذمہ داری سے بری نہیں۔

اسی طرح روایت ابن مسعودؓ سے بھی مروی کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ''قیامت کے دن پکارا جائے گا: کہاں ہیں ظالم، ان جیسے اور ان کے مددگار، حتیٰ کہ وہ بھی جنہوں نے ان کے لیے دوات بھری یا قلم تراشا؟ پھر ان سب کو لوہے کے تابوت میں ڈال کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' [12] یہ حدیث مبارکہ واضح کرتی ہے کہ اسلام میں ظلم اور ظالم کی کسی بھی درجے کی مدد سخت ممنوع ہے۔ چاہے یہ مدد عملی ہو، انتظامی سہولت کی صورت میں ہو یا خاموش تائید کے طور پر، سب اللہ کے نزدیک قابلِ گرفت ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مومن پر لازم ہے کہ وہ نہ صرف ظلم سے بچے بلکہ ظالم کے کسی کام میں کسی بھی طرح کا تعاون یا رضامندی ظاہر کرنے سے بھی اجتناب کرے، کیونکہ اسلام عدل، حق اور انصاف کے قیام اور ظلم سے مکمل بیزاری کا دین ہے۔

اسلام ظلم اور ظالم دونوں سے سختی سے منع کرتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے "من مشى مع ظالم فقد أجرم" [13] ترجمہ: جس نے ظالم کا ساتھ دیا، وہ خود مجرم ہے، اس بات کو واضح کرتی ہے کہ ظلم کی حمایت، خواہ قول سے ہو یا عمل سے، جرم شمار ہوتی ہے۔ دینِ اسلام عدل و انصاف کا دین ہے، اور مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ حق کا ساتھ دے اور باطل کے خلاف کھڑا ہو۔ جو شخص ظلم کو دیکھ کر خاموش رہتا یا ظالم کی مدد کرتا ہے، وہ دراصل ظلم کے نظام کو مضبوط کرتا ہے، جو اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

اسلام عدل، انصاف اور انسانی ہمدردی کا دین ہے۔ نبی کریمؐ کی یہ حدیث کہ "جو شخص مظلوم کی مدد کے لیے چلے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

جب قدم پھسلیں گے، اس کے قدم مضبوط رکھے گا، اور جو ظالم کی مدد کے لیے چلے، اللہ تعالیٰ اس کے قدم پھسلا دے گا"[14] عدل و ظلم کے انجام کو واضح کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مظلوم کا ساتھ دینا ایمان اور اخلاق کی علامت ہے، جب کہ ظالم کی حمایت نہ صرف گناہ بلکہ انجام بد کا سبب بنتی ہے۔ اسلام میں معاونت ہمیشہ حق، انصاف اور نیکی کے کاموں میں مطلوب ہے، نہ کہ ظلم اور زیادتی میں۔

معاون و معاونت کا معنیٰ و مفہوم:

اعانت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ اصلی ع۔و۔ن ہے۔ اس کا معنیٰ ہے مدد کرنا۔[15] عون وہ شخص ہے جو کسی کام میں آپ کا ساتھ دے۔ اس کی جمع اعوان آتی ہے۔[16] اسی سے تعاون یعنی باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا مستعمل ہے۔[17] معاون کا معنیٰ ہاتھ بٹانے والا[18]۔ اسلامی نکتہ نظر سے وہ شخص جو دینی امور کی انجام دہی میں ساتھ دے معاون کہلاتا ہے اور ان کے اس فعل کو معاونت کہا جاتا ہے۔ دینی ادب میں مددگار کے لئے دیگر متعدد مترادفات مستعمل ہیں جیسا کہ ناصر و انصار، صاحب، حواری، صحابی، ظہیر اور وزیر۔ اسی طرح مدد کے لئے نصرت، اعانت، توقیر و تعزیر اور تائید ور فد، تعاضد و تعزیر و مساعدۃ کے کلمات مستعمل ہیں۔ ہر ایک کی مختصر تحقیق پیش آگے خدمت ہے۔

نصرت و ناصر کا معنیٰ و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

نصرت عربی لفظ ہے جس کے حروف اصلی، ن۔ص۔ر، ہیں۔ جس کا معنیٰ ہے ساتھ دینا اور تائید کرنا اس کا مصدر نصر اور نصرۃ آتا ہے۔ اس سے فاعل ناصر بمعنیٰ مددگار بنتا ہے، جس کی جمع نصر اور انصار آتی ہے۔[19] اسی طرح نصیر بمعنیٰ مددگار آتا ہے جس کی جمع بھی انصار ہے۔ اسی طرح تناصر بھی اسی مادے سے ہے جس کا معنی ہے باہم مددگار بننا۔[20] اصطلاحاً اَلْأنْصار: سے مراد وہ اسلامی نام ہے جو آپ ؐ نے اوس و خزرج اور ان کے حلیف کے (مسلمان) افراد کو دیا تھا۔[21]

اسلام میں نصیر و نصرت کے تصور کی وضاحت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نصیر وہ شخص ہے جو دینِ اللہ کی حمایت اور نبیؐ کی نصرت میں فعال کردار ادا کرتا ہے، اور نصرت صرف کسی کی مدد تک محدود نہیں بلکہ دین کی بقا، اصلاح اور حق کے راستے میں تعاون اور حمایت بھی شامل ہے۔ امام ابو سعودؒ کے مطابق «مَنْ أَنْصَارِي» سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اللہ کے لیے وقف کر کے نبیؐ کی نصرت اور دین کی اقامت میں شریک ہوتے ہیں۔[22]

علامہ اسماعیل حقیؒ روح البیان میں بیان کرتے ہیں کہ اَلأنصار جمع نصیر ہیں، یعنی وہ افراد جو دینِ اللہ کی نصرت میں ہر طرح کی معاونت اور حمایت فراہم کرتے ہیں، اور یہ لفظ ان کی وفاداری اور دین کی حمایت میں استقامت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔[23]

امام اٰلوسیؒ کے مطابق اٌنصار وہ لوگ ہیں جو دینِ اللہ کے دفاع اور نصرت میں پیش پیش رہتے ہیں، اور ان کی نصرت اللہ کی رضا اور دین کی بقا کے لیے ہے۔[24] امام ابن عاشورؒ نے واضح کیا کہ اَلانصار نے نبیؐ اور مہاجرین کے ساتھ نصرت کے دو پہلو دکھائے: ایک پناہ و تحفظ فراہم کرنا اور دوسرا دشمنوں کے مقابلے میں دین کی نصرت اور دفاع کرنا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصرت دین کے استقرار اور حفاظت کی علامت ہے۔[25] امام رازیؒ اور امام قرطبیؒ کے مطابق «مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ» اور «كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ» کے ذریعے مؤمنین کو نصرت اور دین کی حمایت کی

دعوت دی گئی، اور یہ نصرت ہر مؤمن کے لیے دین کی بقا اور حق کی حفاظت میں معاونت کے معنوں میں ہے۔[26] امام شوکانیؒ وضاحت کرتے ہیں کہ ایمان انسان کو نصرت کرنے کی توفیق دیتا ہے، یعنی نصرت صرف مادی مدد نہیں بلکہ دینِ اللہ کی نصرت میں عملی اور معنوی کردار ادا کرنے کا وسیع مفہوم رکھتی ہے۔[27]

مجموعی طور پر ائمہ مفسرینؒ کی آراء سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تناظر میں نصرت اور نصیر کا مفہوم دین کی بقا، اصلاح اور حق کے راستے میں فعال معاونت اور حمایت کو ظاہر کرتا ہے، جو فردی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر دین کی حفاظت کے مترادف ہے۔

صاحب و صحابی کا معنٰی و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

صاحب کا مصدر صحبۃ ہے جس کے مادہ اصلی ص۔ح۔ب ہے۔ صاحب معنٰی ساتھ رہنے والا، اس کی جمع اصحاب ہے جیسا ناصر و شاہد کی جمع انصار و اشہاد ہے۔[28] اس کی جمع صحابہ بھی آتی ہے۔ لفظ صحابی آپؐ کے صحابہ کی طرف منسوب ہے۔ شریعت میں صحابی سے ثقلین (انس و جن) کا ہر وہ فرد مراد ہے جو آپؐ سے ملا ہو، ان پر ایمان لایا ہو اور اسلام کی حالت میں فوت ہوا ہو۔"وعند أهل الشرع هو من لقي النبیﷺ من الثّقلين مؤمنا به ومات على الإسلام".[29] اور اہلِ شریعت کے نزدیک صحابی وہ ہے جس نے نبی کریمؐ سے ملاقات کی، ایمان کی حالت میں رہا، اور اسلام پر ہی وفات پائی۔

اسلام میں صحابی اور صاحب کے تصورات دین کی نصرت اور معاونت کے تناظر میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ صحابی وہ مسلمان ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا اور ان کے ساتھ قیام یا غزوہ میں شریک ہو کر دین کی مدد کی۔ امام بخاریؒ کے مطابق ہر مسلمان جو نبیﷺ کی صحبت اختیار کرے یا انہیں دیکھے، صحابی کہلائے گا[30]۔ امام ابن عربیؒ کے نزدیک صحابی کی فضیلت سبقتِ صفت، زمان اور مکان کے اصول پر مبنی ہے، اور سبقت ایمان کی سب سے بڑی اہمیت رکھتی ہے[31]۔ امام قرطبیؒ نے صحابی کی تعریف میں کچھ شرطیں بیان کی ہیں، جیسے نبیﷺ کے ساتھ کم از کم ایک سال قیام یا ایک غزوہ میں شرکت، لیکن عمومی طور پر صحابی کی تعریف ہر اس مسلمان پر لاگو ہوتی ہے جس نے نبیﷺ کو دیکھا ہو[32]۔ صاحب یا تابعی وہ ہے جو صحابی کے ساتھ رہ کر دین کی نصرت اور عمل میں شریک ہوا، لیکن مرتبے میں صحابی سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ علامہ زحیلیؒ کے مطابق صحابی اور صاحب دونوں کا مفہوم دین کی نصرت اور معاونت کے بنیادی اصول سے مربوط ہے، جس سے اسلامی تاریخ میں افراد کی فضیلت اور خدمات کا درست اندازہ لگایا جاتا ہے[33]۔

حواری کا معنٰی و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

حواری ہر وہ چیز جس کا رنگ خالص ہو حواری کہلاتا ہے۔ اسی نسبت سے کسی نبیﷺ کے خالص ترین دوستوں کو حوارین کہا جاتا ہے[34]۔ کسی کے ساتھ انتہائی حد تک معاون و مددگار کو بھی حواری کہا جاتا ہے۔[35] بعض کے نزدیک حواری صرف انبیاء کرام کے مددگاروں کے ساتھ خاص ہے۔[36] جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ترین دوستوں کا حواری کہا جاتا ہے۔ آپؐ نے حضرت زبیرؓ کو اپنا حواری قرار دیا تھا۔ قولُ النَّبي ﷺ (الزبيْر ابن عمَّتي} – وحواريَّ من أُمَّتي)[37] نبی کریمؐ کا فرمان ہے: زبیر میری پھوپھی کا بیٹا اور میری امت کا حواری ہے۔

حواری کے لغوی معنی اور مفہوم پر مفسرین کرامؒ کی آراء ایک جامع اور متفقہ نظریہ پیش کرتی ہیں۔ امام طبریؒ کے مطابق حواری وہ مرد ہے جس کی سفید رنگت غالب ہو، اور عورت کے لیے حوراء کہا جاتا ہے۔ بعض روایتوں میں حواریؒ وہ لوگ تھے جو عیسیٰ علیہ السلام کے منتخب ساتھی اور مددگار تھے اور اسی بناء پر یہ لقب انہیں دیا گیا، نیز یہ ان کی خاصیت اور وفاداری کی نشانی بھی تھا، اور ابن جُبیرؒ و دیگر محدثینؒ نے ذکر کیا کہ حواری کو ان کے سفید لباس یا صنفی پیشے کی وجہ سے بھی اس نام سے پکارا گیا، جیسے کہ وہ قصّار یا غسّال تھے۔[38]

امام ثعلبیؒ کے مطابق حواری عربی میں کسی مرد کی خاصت یا منتخب ساتھی کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور ہر نبی کے لیے حواری مقرر ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: لكل نبي حواري، وحواري الزبير،[39] اور ابن عطیہؒ نے یہ بھی کہا کہ حواری لقب ان کے نیک اعمال، سفید لباس یا پاک دل ہونے کے سبب دیا گیا اور یہ لوگ نبی کی نصرت اور دعوت میں شریک تھے۔[40]

امام رازیؒ اور امام قرطبیؒ کے مطابق حواری کے لقب کی بنیاد ان کی پاک نیتی، خالص دل اور نبی کی نصرت میں فعال کردار پر تھی، نیز بعض روایتوں میں بتایا گیا کہ وہ بعض اوقات ملوک یا مخصوص پیشوں میں مصروف بھی تھے تاکہ دینِ حق کی تبلیغ میں کردار ادا کریں۔[41] امام بیضاویؒ اور امام نسفیؒ نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ حواری کا مفہوم صفوۃ اور خالصیت کے ساتھ منسلک ہے، یعنی وہ لوگ جو دل و نیت میں خالص اور نبی کے مددگار تھے، اور اسی وجہ سے انہیں حواری کہا گیا۔[42] ابن کثیرؒ اور الدر المنثور کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں بھی خاص حواری نامزد قرار دیئے، جیسے کہ حضرت زبیرؓ، تاکہ دینِ حق کی نصرت میں فعال کردار ادا کریں۔[43] ابو سعودؒ اور روح البیانؒ میں مزید بیان کیا گیا کہ حواریؒ نہ صرف عیسیٰ علیہ السلام کے چنے ہوئے اصفیاء تھے بلکہ بعض روایتوں کے مطابق وہ ملوک، صیاد یا قصّار بھی تھے، جو اپنی خالص نیت اور ایمان کی وجہ سے حواری کہلائے۔[44] علامہ قاسمیؒ کے نزدیک بھی حواری ایک طائفہ تھے جو بنی اسرائیل میں سے منتخب ہو کر مسیح علیہ السلام کی نصرت اور دعوت میں پیش پیش تھے۔[45]

مجموعی طور پر تمام مفسرینؒ کے اقوال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حواری کے معنی اور مفہوم میں خلوص، نصرت، اور ایمان کی پاکیزگی بنیادی حیثیت رکھتی ہے، نیز یہ لقب ان کے لباس، پیشے یا مخصوص صفات کی بناء پر بھی مستعمل رہا اور ان کے کردار اور مقام کو نمایاں کرنے والا تھا۔

وزیر کا معنیٰ و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

وزیر کا لفظ وزر سے نکلا ہے وزر سے مراد وہ پہاڑ ہے جس ے بچاؤ کے لئے پناہ گاہ بنایا جائے۔ وزیر کو بھی اس لئے وزیر کہا جاتا ہے کہ اس کی رائے پر اعتماد کیا جاتا ہے۔[46] کہا جاتا ہے: وازره علی الامر کا معنی ہے اس کی اعانت کی اور اسے قوت بہم پہنچایا۔[47] وزیر کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم معاونت اور مدد فراہم کرنے کے تصور سے مربوط ہے۔ لغوی اعتبار سے وزیر، "الأزر" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب پشت یا قوت ہے۔ آزر کا مفہوم کسی کی پشت دینا، اس کی مدد کرنا اور اسے طاقت فراہم کرنا ہے۔ یہ لفظ اس بنیاد پر بھی استعمال ہوا کہ وزیر حکمران کے بوجھ یا ذمہ داریوں کو اٹھانے والا اور اسے امور میں مضبوط کرنے والا ہو[48]

اسلامی تعبیر میں وزیر، محض مشیر یا معاون تک محدود نہیں بلکہ اس کا کردار فعال اور عملی ہوتا ہے۔ وزیر، حکمران کے شریک کار کے طور پر

تعینات ہوتا ہے تاکہ امور حکومت، دین اور انتظام میں استحکام اور طاقت فراہم کرے۔ امام سمرقندیؒ کے مطابق ہارون علیہ السلام کو اسی سبب سے موسیٰ علیہ السلام کے معاون اور شریک کے طور پر مقرر کیا گیا تاکہ وہ نبوت اور قیادت کے امور میں مضبوط معاون ثابت ہوں[49] تفسیر قرطبیؒ میں وزیر کو بوجھ اٹھانے والا، مشیر اور امور حکومت میں معاون قرار دیا گیا ہے۔ اسی سبب سے وزیر کا لقب مشہور ہوا اور اسے تاریخی اور دینی سیاق میں اہمیت حاصل ہوئی[50]۔ مزید برآں، امام ابن عاشورؒ نے وضاحت کی کہ وزیر وہ مؤازر اور معاون ہے جو ظاہری طور پر بھی مدد فراہم کرے۔ وزیر کا مفہوم "الأزر" سے ماخوذ ہے، جس میں پشت کو مضبوط کرنا اور کسی کام میں محنت و کوشش کے دوران معاونت فراہم کرنا شامل ہے۔ یہ تصور سورۃ طٰہٰ میں بھی پیش آیا ہے، جہاں ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے معاون کے طور پر مقرر کیا گیا تاکہ فرعون کے قبطی لوگوں کے خلاف مضبوطی اور مدد فراہم کی جا سکے[51].

لہٰذا، وزیر کا تصور نہ صرف لغوی طور پر قوت اور پشت دینے والا ہے بلکہ عملی طور پر حکومتی، دینی اور اجتماعی امور میں معاون اور بوجھ اٹھانے والا کردار بھی ادا کرتا ہے، جو اسلامی تعلیمات اور تاریخ میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

ظہیر کا معنٰی و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

ظہیر کا لفظ ظہر سے ہے ظہر پشت کو کہتے ہیں۔ ظہیر کا مطلب ہوا پشت پناہ یعنی معاونت کرنے والا۔ جیسا کہ ارشاد ہے: [52]"{وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِيرًا}"[53] قَالَ: «يَعْنِي مُعِينًا». [54] امام مجاہدؒ نے ظہیر سے مراد معین و مددگار لیا ہے۔ ظہیر کا لغوی مفہوم معاونت، مدد اور حمایت کے گرد گھومتا ہے۔ لفظ ظہیر بنیادی طور پر "الظہر" سے ماخوذ ہے، یعنی پشت یا قوت، اور اس کا اطلاق کسی کی مدد کرنے، اس کی پشت دینے یا اسے قوت فراہم کرنے پر ہوتا ہے۔ قرآن میں ظہیر کا استعمال عموماً کسی کی مدد، حمایت یا نصرت کے لیے کیا گیا ہے، جیسے الملائکہ بعد ذلک ظہیر، یعنی فرشتے مددگار اور معاون کے طور پر موجود ہیں[55]

اسلامی تعبیر میں ظہیر اور مظاہرۃ دونوں کا مفہوم تعاون اور معاونت کے گرد گھومتا ہے۔ یہ اصطلاحات اس تصور کو اجاگر کرتی ہیں کہ معاون یا مددگار وہ ہے جو کسی کام میں شریک ہو، قوت فراہم کرے اور مقصد کے حصول میں حمایت کرے۔ بعض مفسرین نے اسے افراد یا فوجوں کی جماعت کے معنوں میں بھی لیا ہے، جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے: وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ، یعنی نصرت کے بعد فرشتے مددگار کے طور پر حاضر ہیں[56] ظہیر کا تصور محض لغوی پشت یا قوت تک محدود نہیں بلکہ عملی اور عملیاتی معاونت کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ یہ معاونت نہ صرف جسمانی یا مادی سطح پر ہو سکتی ہے بلکہ نصرت، مدد اور حمایت کے ہر شعبے میں اطلاق پذیر ہے، جیسا کہ قرآن اور مفسرین نے بیان کیا ہے[57] لہٰذا ظہیر کی اصطلاح اسلامی متن میں ایک جامع معنی رکھتی ہے جو معاونت، نصرت، حمایت اور تعاون کے مفہوم کو یکجا کرتی ہے اور کسی بھی معاشرتی یا دینی سیاق میں اس کی عملی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

مساعدۃ کا معنٰی و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

مساعدت کا مطلب ہے کسی بھی کام میں معاونت یا ساتھ دینا[58]۔ ساعد عربی میں کلائی کو کہتے ہیں۔ مساعدت معاونت کے معنٰی میں اس لئے

ہے کہ دوست و معاون اپنے رفیق کا مشکل وقت میں ہاتھ تھام کر مدد کرتا ہے۔ قوم کے سردار اور پرندے کے پروں کو بھی ساعد کہاجاتاہے۔[59] اسعاد خاص میت پر نوحہ یا بین کرنے میں ساتھ دینے کو کہتے ہیں[60] جیساکہ حدیث مبارک ہے: «لَا إِسْعَادَ وَلَا عَقْرَ فِي الإِسلام)». [61] نبی کریمؐ کا فرمان ہے: اسلام میں نہ اسعاد ہے اور نہ عقر۔ یعنی جاہلیت کی رسمیں، جیسے دکھاوے یا فخر کے لیے مدد یا قربانی کرنا، اسلام میں ممنوع ہیں۔

مساعدۃ کا لغوی مفہوم بنیادی طور پر "معاونی کوشش اور تعاون" سے متعلق ہے۔ یہ اصطلاح ایسے عمل کی وضاحت کرتی ہے جس میں شخص اپنی طاقت یا کوشش کو کسی اور کی مدد کے لیے شامل کرتا ہے تاکہ قوت اور تائید حاصل ہو۔ امام رازیؒ کے نزدیک مساعدت کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اپنا ساعد دوسرے کے ساعد کے ساتھ جوڑ کر عمل یا مقصد میں طاقت اور کامیابی حاصل کرے[62]۔ اسی طرح، علامہ نیشاپوریؒ کے مطابق مجاہدہ میں بھی اسی طرح کی ضم شدہ کوشش شامل ہوتی ہے، یعنی کسی کے ساتھ اپنے جُہد کو ملا کر دینِ اللہ کی نصرت کے لیے کام کرنا[63] ۔ یہ تصور عملی تعاون اور مشترکہ کوشش کے اصول کو اجاگر کرتا ہے، جیساکہ ہارونؑ کو وزیر اور معاون کے طور پر شامل کرنا قرآن میں بیان کیا گیاہے[64]۔

تائید مؤید کا معنٰی ومفہوم اور معاونت سے تعلق:

یہ اید سے ماخوذ ہے جس کا معنٰی ہے قوت۔ تائید معنٰی قوت بہم پہنچانے جبکہ مؤید مطلب قوت پہنچانے والا۔[65] جیساکہ ارشاد ہے: «اذا آيدتك بروح الْقُدس}[66] تائید روایات میں نصرت و مدد کے معنٰی میں مستعمل ہے جیساکہ مروی ہے:" «إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا تَزَالُ تُؤَيِّدُكَ[67] أَي تُقَوِّيكَ وَتَنْصُرُكَ». "[68] یعنی جبرائیل امین ہمیشہ تیری تائید ونصرت کریں۔

عزت کا معنٰی ومفہوم اور معاونت سے تعلق:

عزۃ اور عزازۃ کا معنٰی عزت پانا ہے۔ جبکہ اسی سے باب افعال اعزاز کا معنٰی تقویت دینا ہے۔[69] عزیعز عزاً کا معنٰی ہے اعانت کرنا[70] «عَزَّه {يَعُزه} عَزّاً: أَعانَه،». جیساکہ ارشاد ہے:" «{فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ} "[71] یعنی ہم نے انہیں تقویت پہنچائی اور مضبوط کیا تیسرے شخص کے ذریعے۔ عربی لغت اور تفسیری ادب کے سیاق میں عزت کا لفظ بنیادی طور پر شدت، قوت اور مضبوطی کے کلیدی مفاہیم سے مربوط ہے۔ قرآن مجید میں یہ تصور معاونت کے ایک فعال کردار کو اجاگر کرتا ہے، جیساکہ سورۃ یٰس کی آیت "فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ "میں بیان ہوا ہے۔ امام مجاہد کے مطابق، فَعَزَّزْنَا کا معنی ہے «شَدَّدْنَا» یعنی ہم نے مضبوط کیا[72]۔ امام طبریؒ اور امام سمرقندیؒ نے اس کی وضاحت مزید کرتے ہوئے فرمایا کہ «ہم نے انہیں تیسرے کے ذریعے قوی کیا»[73]، اور امام طبریؒ نے واضح کیا کہ: «والتعزُّز: القوةُ» یعنی عزت قوت ہے۔ امام ماتریدیؒ نے بھی اسی تعبیر کو ترجیح دی کہ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ کا مطلب ہے: «أي: قوينا بثالث» یعنی ہم نے تیسرے کے ذریعے قوت بخشی[74]۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ تعزیز کا عمل دراصل دوسرے کو قوت اور طاقت فراہم کرنے کا عمل ہے۔ لغوی اعتبار سے، عزت کی اصل شدت اور سختی ہے،

اسی لیے کہا جاتا ہے تَعزَّزَ لحم الناقة جب اونٹنی کا گوشت سخت اور مضبوط ہو جائے[75]۔امام رازیؒ نے تعزیز کی تشریح قوت پہنچانے کے معنی میں کی اور یہ دقیق نکتہ بھی اٹھایا کہ فَعَزَّزْنَا میں مفعول (انہیں) کا ترک کرنا ایک لطیف معنی رکھتا ہے، وہ یہ کہ اصل مقصد نصرت حق تھا نہ کہ صرف بھیجے گئے افراد کی نصرت، اور سب کا مقصد، دین متین کو برہان مبین کے ذریعے مقوی کرنا تھا[76]۔

اس طرح، عزت کا مفہوم محض ظاہری وقار تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ معاونت، پشت پناہی، اور دوسرے کو مضبوط کرنے کے عملی کردار کو ظاہر کرتا ہے، جو اسلام میں معاونت کے جامع تصور کو مزید تقویت دیتا ہے۔

ولی کا معنٰی و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

ولی کا لغوی مفہوم بنیادی طور پر "قربت اور سرپرستی" سے متعلق ہے۔ لفظ ولی فَعیل کی حیثیت رکھتا ہے، یعنی وہ شخص جو کسی چیز پر اختیار رکھتا ہو یا کسی کے قریب ہو۔اصطلاح میں ولی وہ ہے جو کسی کے ساتھ محبت، نصرت اور قربت کے سبب جڑا ہوا اور اس کی مدد اور سرپرستی کرے۔ یہ تصور ولایہ یعنی قربت سے ماخوذ ہے، اور اس کا اطلاق کسی شخص، کام یا معاملے کی نگہبانی، رہنمائی اور معاونت کے لیے کیا جاتا ہے[77]۔

رفد کا معنٰی و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

رفد کا لفظ بھی عربی لغت میں معاونت اور مدد کے جامع تصور کو پیش کرتا ہے۔ لغوی اعتبار سے، رفد کا بنیادی معنٰی عطا اور صلہ ہے، جبکہ رفد، ارفاد، مرافدہ اور ترافد یہ تمام الفاظ باہمی تعاون اور مدد کرنے کے مفہوم میں آتے ہیں[78]۔

قرآن مجید میں بھی یہ لفظ اسی تناظر میں استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "{بئس الرِّفْدُ الْمرفُود}"، جس میں الرِّفْدُ کو مدد یا تعاون کے معنی میں لیا گیا ہے۔ مفسرین نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ مثال کے طور پر، تفسیرِ جلالین میں بِئْسَ الرِّفْدُ کا معنٰی «الْعَوْن» (مدد) بیان کیا گیا ہے[79]، جبکہ تفسیر نسفي میں وضاحت کی گئی کہ «رفدهم أي بئس العون المعان» ترجمہ: ان کی رفد یعنی بری مدد جو کی گئی[80]۔ علاوہ ازیں، تعاون اور نصرت کے لیے اس لفظ کا استعمال معاہدات کے سیاق و سباق میں بھی ملتا ہے، جیسا کہ منقول ہے: «والّذين عاقدت أيمانكم من النُّصْرة والرِّفادة»[81]۔ ترجمہ: "اور وہ لوگ جن سے تم نے مدد اور باہمی تعاون (الرِّفادۃ) کے معاہدے کیے ہیں"۔ یہ مثال واضح کرتی ہے کہ رفد کا مفہوم نصرت (مدد) کے ساتھ مل کر ایک رسمی، باہمی اور عہد و پیمان پر مبنی تعاون کو ظاہر کرتا ہے۔یوں، رفد کا تصور اسلامی تعلیمات میں نہ صرف مالی عطا بلکہ ایک باہمی، مضبوط اور معاہدہ جاتی تعاون کی شکل میں بھی پایا جاتا ہے جو معاونت کے دائرہ کار کو مزید وسعت دیتا ہے۔

تعزیر و توقیر کا معنٰی و مفہوم اور معاونت سے تعلق:

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مؤمن کے تعلق کو بیان کرنے والے اہم ترین الفاظ میں "تُعَزِّرُوهُ" بھی شامل ہے، جو بنیادی طور پر عزت و توقیر سے پیش آنے، نصرت کرنے، اور اعانت کرنے کے معانی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے[82]۔ یہ لفظ درحقیقت دو بنیادی اور متلازم مفاہیم پر دلالت کرتا ہے: تعظیم و توقیر اور نصرت و تائید۔ جیسا کہ ارشاد ہے: "{لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه}[83]" ترجمہ:

تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اس (رسول) کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ یعنی تم تلوار سے اس کی مدد کروگے۔ مفسرین کرام کے مطابق، آیت کریمہ میں مذکور لفظ "تُعَزِّرُوهُ" کا ایک مفہوم عظمت دینا اور بڑا جاننا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ: "تعظموه وتكبروه" ترجمہ: تم اسے عظمت دو اور بڑا جانو، جو کہ دراصل دلی اور عملی توقیر کا پہلو ہے۔ اسی طرح، "العزیز" کا ایک معنی تعظیم اور توقیر بھی بیان ہوا ہے[84]۔ دوسری طرف، اس لفظ میں عملی نصرت اور دفاع کا پہلو بھی نمایاں ہے۔ حضرت قتادہؒ جیسے مفسرین کرام کے نزدیک تُعَزِّرُوهُ کا معنی ہے: "تنصروه بالقتال" ترجمہ: تم جنگ کے ذریعے اس کی مدد کرو اور "تنصروه وتمنعوا منه" ترجمہ: تم اس کی مدد کرو اور اس کا دفاع کرو۔ اس معنی کی تائید میں ابن عاشورؒ فرماتے ہیں کہ "التعزیز: النصر والتأیید" ہے[85]۔ یہ جامع معنی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ"[86] کے ترجمہ سے بھی واضح ہوتا ہے، ترجمہ: "تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اس (رسولؐ) کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔" اور یہ مدد اس معنی میں ہے کہ "تم تلوار سے اس کی مدد کروگے۔" اس کے علاوہ، عربی لغت میں تعزیر کا معنی معاونت بھی ہے، جیسا کہ امام زمخشریؒ نے "فَآزَرَهُ" کی تفسیر میں کہا: "من المؤازرة وهي المعاونة"[87]۔ لہٰذا، تعزیر ایک ایسا جامع قرآنی تصور ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دل میں انتہائی احترام و عظمت (توقیر) رکھنے اور حالات کے مطابق عملی طور پر آپ کی نصرت، اعانت، اور حمایت کرنے دونوں کو لازم قرار دیتا ہے۔

لہذا عربی لغت کے مختلف الفاظ جیسے اعانت، نصرت، صحبت، حواری، وزارت، ظہیر، مساعدت، تائید، اعزاز، رفد اور تعزیر، سب ایک ہی بنیادی تصور یعنی "مدد اور معاونت" کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان سب کا مشترکہ مفہوم کسی کے ساتھ کھڑا ہونا، اس کا بوجھ بانٹنا، اسے تقویت دینا اور نیکی و حق کے کاموں میں اس کا ساتھ دینا ہے۔ ان الفاظ کے تنوع سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اسلام میں معاونت محض ظاہری یا مادی مدد تک محدود نہیں بلکہ یہ ایمانی، اخلاقی اور سماجی فریضہ ہے۔ قرآن و سنت نے واضح کیا ہے کہ مدد صرف حق، عدل اور تقویٰ کے کاموں میں مطلوب ہے، جبکہ ظلم، باطل اور گناہ میں معاونت سختی سے ممنوع ہے۔ اس طرح عربی لغت کا یہ دائرۂ مفہوم اسلام کے اجتماعی اور اخلاقی نظام کی بنیادوں کو مضبوط کرتا ہے، جہاں معاونت ایمان، اخلاص اور عدل کے ساتھ مشروط ہے۔

نتائج:

1. اسلام میں معاونت نیکی اور تقویٰ کے کاموں تک محدود ہے۔
2. ظلم، گناہ اور زیادتی میں مدد ناجائز ہے۔
3. ظالم کی کسی بھی درجے میں حمایت حرام ہے۔
4. تعاون ایک اخلاقی اور ایمانی فریضہ ہے۔
5. قرآن و حدیث میں "معاون" کے لیے نصیر، حواری اور ظہیر وغیرہ جیسے الفاظ مستعمل ہیں۔
6. مظلوم کی مدد باعثِ اجر اور ظالم کی اعانت موجبِ وعید ہے۔

7. تعاون کی قدر نیت اور مقصد کی درستی پر مبنی ہے۔

مصادر و مراجع: (Biblography)

1 ۔[سورت المائدۃ:2]

2۔امام طبري، أبو جعفر، محمد بن جرير، تفسير الطبري، دار هجر، القاهرة، مصر، ١٤٢٢ھ۔(52/8)

3 ۔امام نسفی، عبداللہ بن أحمد، تفسير النسفي، دار الكلم الطيب، بيروت، 1419ھ۔(425/1)

4 ۔امام رازی، أبو عبداللہ محمد بن عمر، تفسیر کبیر، دار احیاء التراث العربي۔بيروت، ١٤٢٠ھ۔(586/24)

5 ۔[القصص:17]

6 ۔امام قرطبیؒ، محمد بن أحمد الأنصاري، جامع احکام القرآن، دار الکتب المصرية۔القاهرة، 1384ھ، (263/13)

7 ۔[سورۃ المجادلۃ:9]

8 ۔محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي، تفسير السمرقندي، المكتبة الشاملة، 8 ذوالحجۃ 1431، (416/3)

9 ۔[سورت ہود:113]

10 ۔امام قشیری، عبدالكريم بن هوازن، لطائف الإشارات، الهيئة المصرية العامة للكتاب۔مصر، س۔ن، (161/2)

11 ۔أبو شُجاع الديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، دار الكتب العلمية۔بيروت، 1406ھ۔1/255۔

12 ۔امام زیلعی، جمال الدين، أبو محمد، تخريج أحاديث الكشاف، دار ابن خزيمة۔الرياض، 1414ھ۔(28/3)

13 ۔امام قضاعی، محمد بن سلامة، مسند الشهاب، مؤسسة الرسالة۔بيروت، 1407ھ۔(243/1)

14 ۔امام قرطبیؒ، تفسیر القرطبی(263/13)

15 ۔محمد بن يعقوب فيروز آبادي، القاموس المحيط، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت۔لبنان، 1426ھ۔(ص1217)

16 ۔الهروي، ابو منصور، محمد بن احمد، تهذيب اللغة، دار احياء التراث العربي۔بيروت، ٢٠٠١م، (128/3)

17 ۔المعجم الوسيط، مجمع اللغة العربية بالقاهرة، ١٣٩٢ھ، (638/2)

18 ۔المعجم الوسيط(638/2)

19 ۔ابن درید، أبو بكر محمد بن الحسن، جمهرة اللغة، دار العلم للملايين۔بيروت، 1987ء، (744/2)

20 ۔زين الدين، أبو عبدالله، محمد بن أبي بكر الرازي، مختار الصحاح، المكتبة العصرية۔بيروت، ١٤٢٠ھ۔(ص312)

21 ۔ڈاکٹر سعدي أبو جَيب، القاموس الفقهي لغة واصطلاحا، دار الفكر، دمشق۔سورية، 1408ھ۔(ص354)

22 ۔أبو السعود، العمادي محمد بن محمد، تفسیر ابی السعود، دار احياء التراث العربي۔بيروت، (41/2)

23 ۔علامہ حقی، اسماعيل، روح البيان، دار الفكر۔بيروت، س۔ن، (40/2، 377/3)

24 ۔علامہ آلوسی، محمود بن عبدالله، روح المعاني، دار الكتب العلمية۔بيروت، 1415ھ۔(42/2، 170/2)

25 ۔محمد طاہر ابن عاشور، تفسیر التحرير والتنوير، الدار التونسية للنشر۔تونس، 1984م، (66/3؛ 18/11)

[26] ۔امام رازی، تفسیر رازی،(532/29)،امام ورطبیؒ، تفسیر قرطبیؒ،(97/4)

[27] ۔امام شوکانی، محمد بن علي، فتح القدير، دار ابن كثير، دار الكلم الطيب-دمشق، بيروت،1414ھ-(395/1)

[28] ۔ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر– بيروت، ١٤١٤ ھ،(520/1)

[29] ۔محمد بن علی تھانوی، کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، مكتبة لبنان ناشرون– بيروت،1996م.(1060/2)

[30] ۔امام قرطبیؒ، تفسیر قرطبیؒ،(237/8)

[31] ۔امام قرطبیؒ، تفسیر قرطبیؒ،(237/8)

[32] ۔امام قرطبیؒ، تفسیر قرطبیؒ،(238/8)

[33] ۔علامہ وھبۃالزحیلی، التفسیر المنیر، دار الفکر، دمشق-سوریۃ،(24/11)۔

[34] ۔علامہ زبیدی، محمّد مرتضى الحسيني، تاج العروس من جواهر القاموس، وزارة الإرشاد والأنباء- الكويت، ١٤٢٢ھ-(104/11)

[35] ۔الہروی، ابو منصور، محمد بن احمد، تهذيب اللغة، دار احياء التراث العربي– بيروت، ٢٠٠١م،(148/5)

[36] ۔ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر– بيروت، ١٤١٤ ھ،(220/4)

[37] ۔سليمان بن أحمد، المعجم الكبير للطبراني، مكتبة ابن تيمية– القاهرة،(218/14)

[38] ۔امام الطبری، تفسیر طبری(444/5؛ 621/22)

[39] ۔امام ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار الرسالة العالمية،1430ھ-(89/1 ت الأرنؤوط)

[40] ۔الثعلبی، الکشف والبیان(174/1)؛ ابن عطیہ، المحرر الوجیز(305/5)

[41] ۔امام الرازی، مفاتیح الغیب(233/8)؛ القرطبیؒ، الجامع لأحكام القرآن(98/4؛ 364/6)

[42] ۔البیضاوی، أنوار التنزيل وأسرار التأويل(19/2)؛ النسفي، مدارک التنزیل(258/1)

[43] ۔ابو الفداء اسماعیل بن کثیر، تفسير القرآن العظيم، دار الكتب العلمية، بيروت،1419ھ،(38/2)؛ الدر المنثور(223/2)

[44] ۔أبي السعود، إرشاد العقل السليم(41/2)؛ روح البيان(461/2)

[45] ۔جمال الدین قاسمی، تفسیر محاسن التاويل، دار الكتب العلمية– بيروت،1418ھ-(322/2)

[46] ۔تھذیب اللغۃ(166/13)

[47] ۔لسان العرب(283/5)

[48] ۔(طبریؒ، تفسير الطبري،55/16؛ الماتریدیؒ، تأويلات أهل السنة،278/7).

[49] ۔محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي، تفسير السمرقندي= بحر العلوم،(394/2).

[50] ۔(قرطبیؒ، الجامع لأحكام القرآن،413/6).

[51] ۔(ابن عاشورؒ، التحریر والتنویر،25/19)

[52] ۔نديم مرعشلي- أسامة مرعشلي، تجديد الصحاح،8ذو الحجة 1431،(ص3219 بترقيم الشاملة آليا)

[53] ۔[الفرقان:55]

54 ۔ أبوالحجاج، مجاهد بن جبر، تفسیر مجاہد، دارالفکر الإسلامی الحدیثۃ، مصر، ١٤١٠ھ،(ص506)
55 ۔(ابن عاشور، التحریر والتنویر،113/10؛ الکشاف،287/3).
56 ۔(المراغیؒ، تفسیر المراغی،27/19؛ ابن عاشورؒ، التحریر والتنویر،203/28).
57 ۔(ابن عاشورؒ، التحریر والتنویر،357/28).
58 ۔ زین الدین، محمد بن ابو بکر رازی، مختار الصحاح، مکتبہ عصریہ، بیروت، ١٤٢٠ھ۔(ص148)
59 ۔ لسان العرب(217/3)
60 ۔ علامہ زبیدی، محمّد مرتضی الحسینی، تاج العروس من جواهر القاموس، وزارۃ الإرشاد والأنباء۔ الکویت، ١٤٢٢ھ۔(204/8)
61 ۔ امام احمد بن حنبل، مسند أحمد، مؤسسۃ الرسالۃ،1421ھ۔(333/20 ط الرسالۃ)
62 ۔ امام رازی، تفسیر رازی،(394/6)
63 ۔ علامہ نیشاپوری، نظام الدین الحسن بن محمد تفسیر نیشاپوری، دار الکتب العلمیہ۔ بیروت،1416ھ۔(599/1)
64 ۔(تفسیر المنار،385/11)
65 ۔ تجدید الصحاح(ص174 بترقیم الشاملۃ آلیا)
66 ۔[سورت المائدۃ:110]
67 ۔ امام مسلم، ابو حسین مسلم بن حجاج، دار الطباعۃ العامرۃ- ترکیا1334ھ۔(165/7)
68 ۔ لسان العرب(76/3)
69 ۔ زین الدین، محمد بن ابو بکر رازی، مختار الصحاح، مکتبہ عصریہ، بیروت، ١٤٢٠ھ۔(ص208)
70 ۔ تاج العروس من جواهر القاموس(233/15)
71 ۔[سورت یس:14]
72 ۔ أبوالحجاج، مجاهد بن جبر، تفسیر مجاہد، دارالفکر الإسلامی الحدیثۃ، مصر، ١٤١٠ھ،(ص559)
73 ۔(تفسیر الطبري،415/19؛ تفسیر السمرقندي،118/3)
74 ۔ أبو منصور، الماتریدي، تفسیر تأویلات أهل السنۃ، دار الکتب العلمیۃ- بیروت، لبنان، ١٤٢٦ھ،(509/8)
75 ۔(تفسیر الثعلبي،126/4)
76 ۔(تفسیر الرازي،260/26)
77 ۔(امام رازیؒ، تفسیر رازی،17/7).
78 ۔ تجدید الصحاح(ص1932 بترقیم الشاملۃ آلیا)
79 ۔ جلال الدین محلی، جلال الدین سیوطی، تفسیر جلالین، دار الحدیث۔ القاهرۃ، ١٤٣١ھ،(299)۔
80 ۔(تفسیر النسفي،83/2)
81 ۔(لسان العرب،182/3)

[82] ۔تاج العروس من جواھر القاموس(24/13)

[83] ۔[سورت الفتح:9]

[84] ۔(ابن عطیہ،المحرر الوجیز5/129؛ فتح القدیر للشوكاني5/56)

[85] ۔(تفسیر ابن عاشور التحریر والتنویر156/26)

[86] ۔[سورت الفتح:9]

[87] ۔(تفسیر الكشاف348/4)

References

1. [Surat Al-Ma'idah: 2]
2. Imam Al-Tabari, Abu Ja'far, Muhammad ibn Jarir, Tafsir Al-Tabari, Dar Hajar, Cairo, Egypt, 1422 AH (8/52)
3. Imam Al-Nasafi, Abdullah ibn Ahmad, Tafsir Al-Nasafi, Dar Al-Kalim Al-Tayyib, Beirut, 1419 AH - (1/425)
4. Imam Al-Razi, Abu Abdullah Muhammad ibn Umar, Tafsir Al-Kabir, Dar Ihya Al-Turath Al-Arabi - Beirut, 1420 AH, (24/586)
5. [Al-Qasas: 17]
6. Imam Al-Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad Al-Ansari, Jami' Ahkam Al-Qur'an, Dar Al-Kutub Al-Misriyyah - Cairo, 1384 AH, (13/263)
7. [Surat Al-Mujadilah: 9]
8. Muhammad ibn Ahmad ibn Ibrahim al-Samarqandi, Tafsir al-Samarqandi, al-Maktabah al-Shamilah, 8 Dhu al-Hijjah 1431 AH, (3/416)
9. [Surat Hud: 113]
10. Imam al-Qushayri, Abd al-Karim ibn Hawazin, Lata'if al-Isharat, Egyptian General Book Authority – Egypt, n.d., (2/161)
11. Abu Shuja' al-Daylami, al-Firdaws bi-Ma'thur al-Khitab, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah – Beirut, 1406 AH, 1/255. - Imam Zayla'i, Jamal al-Din, Abu Muhammad, Takhrij Ahadith al-Kashshaf, Dar Ibn Khuzaymah - Riyadh, 1414 AH (3/28)
12. Imam Quda'i, Muhammad ibn Salamah, Musnad al-Shihab, Mu'assasat al-Risalah - Beirut, 1407 AH (1/243)
13. Imam Qurtubi, Tafsir al-Qurtubi (13/263)
14. Muhammad ibn Ya'qub al-Fayruzabadi, al-Qamus al-Muhit, Mu'assasat al-Risalah for Printing, Publishing and Distribution, Beirut - Lebanon, 1426 AH, (p. 1217)
15. Al-Harawi, Abu Mansur, Muhammad ibn Ahmad, Tahdhib al-Lughah, Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi - Beirut, 2001 CE, (3/128)
16. Al-Mu'jam al-Wasit, Majma' al-Lughah al-'Arabiyyah bi al-Qahirah, 1392 AH, (2/638)
17. Al-Mu'jam al-Wasit (2/638)
18. Ibn Duraid, Abu Bakr Muhammad ibn al-Hasan, Jamharat al-Lughah, Dar al-'Ilm lil-Malayin – Beirut, 1987, (2/744)
19. Zayn al-Din, Abu 'Abd Allah, Muhammad ibn Abi Bakr al-Razi, Mukhtar al-Sihah, Al-Maktabah al-'Asriyyah – Beirut, 1420 AH, (p. 312)
20. Dr. Sa'di Abu Jayb, Al-Qamus al-Fiqhi Lughatan wa Istilahan, Dar al-Fikr, Damascus - Syria, 1408 AH (p. 354)
21. Abu al-Sa'ud, al-'Imadi Muhammad ibn Muhammad, Tafsir Abi al-Sa'ud, Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi – Beirut, (2/41)
22. Allamah Haqqi, Isma'il, Ruh al-Bayan, Dar al-Fikr – Beirut, n.d., (2/40, 3/377)

23. Allamah Alusi, Mahmud ibn Abdullah, Ruh al-Ma'ani, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah – Beirut, 1415 AH, (2/42, 2/170)
24. Muhammad Tahir ibn Ashur, Tafsir al-Tahrir wa al-Tanwir, Tunisian Publishing House – Tunis, 1984 CE, (3/66; 11/18)
25. Imam Razi, Tafsir al-Razi, (29/532); Imam al-Qurtubi, Tafsir al-Qurtubi, (4/97)
26. Imam al-Shawkani, Muhammad ibn Ali, Fath al-Qadir, Dar Ibn Kathir, Dar al-Kalim al-Tayyib - Damascus, Beirut, 1414 AH (1/395)
27. Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram, Lisan al-Arab, Dar Sader - Beirut, 1414 AH, (1/520)
28. Muhammad ibn Ali al-Thanawi, Kashshaf Istilahat al-Funun wa al-Ulum, Maktabat Lubnan Nashirun Beirut, 1996 CE, (2/1060)
29. Imam al-Qurtubi, Tafsir al-Qurtubi, (8/237)
30. Imam al-Qurtubi, Tafsir al-Qurtubi, (8/237)
31. Imam al-Qurtubi, Tafsir al-Qurtubi, (8/238)
32. Allamah Wahbah al-Zuhayli, Al-Tafsir al-Munir, Dar al-Fikr, Damascus, Syria, (11/24).
33. Allamah al-Zubaydi, Muhammad Murtada al-Husayni, Taj al-'Arus min Jawahir al-Qamus, Ministry of Guidance and Information, Kuwait, 1422 AH, (11/104).
34. Al-Harawi, Abu Mansur, Muhammad ibn Ahmad, Tahdhib al-Lughah, Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 2001 CE, (5/148).
35. Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram, Lisan al-'Arab, Dar Sader, Beirut, 1414 AH, (4/220).
36. Sulayman ibn Ahmad, Al-Mu'jam al-Kabir lil-Tabarani, Maktabat Ibn Taymiyyah, Cairo, (14/218).
37. Imam al-Tabari, Tafsir al-Tabari (5/444; 22/621). Imam Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid, Sunan Ibn Majah, Dar al-Risalah al-Alamiyyah, 1430 AH, (1/89, edited by al-Arna'ut)
38. Al-Tha'labi, al-Kashf wa al-Bayan (1/174); Ibn 'Atiyyah, al-Muharrar al-Wajiz (5/305)
39. Imam al-Razi, Mafatih al-Ghayb (8/233); al-Qurtubi, al-Jami' li-Ahkam al-Qur'an (4/98; 6/364)
40. Al-Baydawi, Anwar al-Tanzil wa Asrar al-Ta'wil (2/19); al-Nasafi, Madarik al-Tanzil (1/258)
41. Abu al-Fida, Isma'il ibn Kathir, Tafsir al-Qur'an al-'Azim, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1419 AH, (2/38); al-Durr al-Manthur (2/223)
42. Abi al-Sa'ud, Irshad al-'Aql al-Salim (2/41) Ruh al-Bayan (2/461)
43. Jamal al-Din al-Qasimi, Tafsir Mahasin al-Ta'wil, Dar al-Kutub al-'Ilmiyya – Beirut, 1418 AH, (2/322)
44. Tahdhib al-Lughah (13/166)
45. Lisan al-'Arab (5/283)
46. (al-Tabari, Tafsir al-Tabari, 16/55; al-Maturidi, Ta'wilat Ahl al-Sunnah, 7/278)
47. Muhammad ibn Ahmad ibn Ibrahim al-Samarqandi, Tafsir al-Samarqandi = Bahr al-'Ulum, (2/394)
48. (al-Qurtubi, al-Jami' li-Ahkam al-Qur'an, 6/413)
49. (Ibn Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir, 19/25)
50. Nadim Marashli - Osama Marashli, Renewing the Sahihs, 8 Dhu al-Hijjah 1431, (p. 3219 according to the automated numbering of the Comprehensive Library)
51. [Al-Furqan: 55]
52. Abu al-Hajjaj, Mujahid ibn Jabr, Tafsir Mujahid, Dar al-Fikr al-Islami al-Haditha, Egypt, 1410 AH, (p. 506)
53. (Ibn Ashur, Al-Tahrir wa al-Tanwir, 10/113; Al-Kashshaf, 3/287).
54. (Al-Maraghi, Tafsir al-Maraghi, 19/27; Ibn Ashur, Al-Tahrir wa al-Tanwir, 28/203).
55. (Ibn Ashur, Al-Tahrir wa al-Tanwir, 28/357).
56. Zayn al-Din, Muhammad ibn Abu Bakr al-Razi, Mukhtar al-Sihah, Maktabat al-'Asriyyah, Beirut, 1420 AH, (p. 148)
57. Lisan al-'Arab (3/217)

58. Allamah Zubaydi, Muhammad Murtada al-Husayni, Taj al-'Arus min Jawahir al-Qamus, Ministry of Guidance and Information, Kuwait, 1422 AH, (8/204)
59. Imam Ahmad ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Mu'assasat al-Risalah, 1421 AH - (20/333, al-Risalah edition)
60. Imam al-Razi, Tafsir al-Razi, (6/394)
61. Allamah Nishapuri, Nizam al-Din al-Hasan ibn Muhammad, Tafsir Nishapuri, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1416 AH, (1/599)
62. (Tafsir al-Manar, 11/385)
63. Renewal of al-Sahih (p. 174, according to the automated numbering of al-Shamela)
64. [Surat al-Ma'idah: 110]
65. Imam Muslim, Abu Husayn Muslim ibn Hajjaj, Dar al-Tiba'ah al-'Amirah - Turkey, 1334 AH, (7/165)
66. Lisan al-'Arab (3/76)
67. Zayn al-Din, Muhammad ibn Abu Bakr al-Razi, Mukhtar al-Sahih, Maktabat 'Asriyah, Beirut, 1420 AH, (p. 208)
68. Taj al-'Arus min Jawahir al-Qamus (15/233)
69. [Surat Ya-Sin: 14]
70. Abu al-Hajjaj, Mujahid ibn Jabr, Tafsir Mujahid, Dar al-Fikr al-Islami al-Hadithah, Egypt, 1410 AH, (p. 559)
71. (Tafsir al-Tabari, 19/415)
72. (Tafsir al-Samarqandi, 3/118)
73. Abu Mansur al-Maturidi, Tafsir Ta'wilat Ahl al-Sunnah, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah - Beirut, Lebanon, 1426 AH, (8/509)
74. (Tafsir al-Tha'labi, 4/126)
75. (Tafsir al-Razi, 26/260)
76. (Imam al-Razi, Tafsir al-Razi, 7/17)
77. Tajdid al-Sahih (p. 1932, according to the automated numbering of al-Shamela)
78. Jalal al-Din Mahalli, Jalal al-Din al-Suyuti, Tafsir Jalalayn, Dar al-Hadith - Cairo, 1431 AH, (299)
79. (Tafsir al-Nasafi, 2/83)
80. (Lisan al-'Arab, 3/182)
81. Taj al-'Arus min Jawahir al-Qamus (13/24)
82. [Surat al-Fath: 9]
83. (Ibn 'Atiyyah, al-Muharrar al-Wajiz 5/129)
84. (Fath al-Qadir by al-Shawkani 5/56)
85. (Tafsir Ibn 'Ashur, al-Tahrir wa al-Tanwir 26/156)
86. [Surat al-Fath: 9]
87. (Tafsir al-Kashshaf 4/348)